روزنامہ
Q.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 24 اگست 2001ء 4 جمادی الثانی 1422 ہجری - 24 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 191

جنت کی رفاقت

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے ایک بار وہ رات کو حضورؐ کے لئے وضو کا پانی لائے تو حضورؐ نے فرمایا کچھ مانگ لو۔ انہوں نے عرض کیا میں صرف جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ فرمایا صرف یہی خواہش ہے۔ عرض کیا بس یہی ہے۔ فرمایا پھر کثرت سجود کے ساتھ اپنے لئے میری مدد کرو۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب قیام النبی من اللیل)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خداتعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ (دین) کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں اور (دین) کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں۔ اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم۔ کیونکہ دین (-) قبول کر چکے اور (دین) کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خداتعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خداتعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنے ادنے حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خداتعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 340)

آیئے پیارے آقا سے محبت کا ثبوت دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جتنی تحریکات فرمائی ہیں وہ سب کی سب خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اور احباب جماعت کے والہانہ لبیک سے غیر معمولی کامیابیوں سے ہمکنار ہوئی ہیں۔

بیوت الحمد کی تحریک حضور کے تاریخ ساز دور خلافت کی پہلی مالی تحریک ہے اس نے خدمت خلق کے میدان میں ایسا شاندار اور قابل رشک کردار ادا کیا ہے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس کی کامیابی پر دنگ ہیں۔

آیئے اپنے آقا سے محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی مالی کمی پوری کر دیں۔ کیا یہ اپنے آقا سے ہماری محبت کا ثبوت نہ ہوگا؟

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

اب وصولی کا وقت ہے

تحریک جدید کا سال 31 اکتوبر کو اختتام پذیر ہوگا جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ اب وصولی کو جلد از جلد مکمل بنائیں اور اولین فرصت میں رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ عہدیدار حضرات کو حضرت مصلح موعودؓ کا یہ ارشاد پیش نظر رکھنا چاہئے۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب ہوتا ہے"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء متوجہ ہوں

نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاسز 27۔ اگست کی بجائے 3 ستمبر سے شروع ہوں گی۔ طلباء طالبات اور والدین نوٹ فرمالیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

Allada (بینن) کے احمدی بادشاہ کے محل میں

پہلے احمدیہ میڈیکل کیمپ کا انعقاد

600 مریضوں کا طبی معائنہ اور مفت ادویات کی فراہمی

رپورٹ: حافظ احسان سکندر صاحب امیر و مربی انچارج بینن

مورخہ 18 مئی 2001ء بروز جمعۃ المبارک بینن کے ایک بڑے شہر Allada میں میڈیکل کیمپ لگانے کا پروگرام بنایا گیا۔ اس کیمپ کے لئے کافی دن قبل ہی تیاری شروع کی گئی۔ 18 مئی کو صبح پانچ بجے ہماری ٹیم مع دوائیوں کے الاڈا کے لئے روانہ ہوئی۔ دعا کے ساتھ سفر شروع کیا گیا۔ نماز فجر گاڑیوں میں ہی ادا کی گئی۔ ٹیم میں خاکسار کے علاوہ مرکزی مربی مکرم انوار الحق صاحب، مرکزی ڈاکٹر مکرم عبدالوحید خادم صاحب، دو مقامی ڈاکٹر صاحبان اور احمدیہ ہسپتال کا آٹھ افراد پر مشتمل عملہ نیز چار لوکل خدام شامل تھے۔ اس کے علاوہ دو اخباری رپورٹرز بھی ہمراہ تھے۔

الاڈا (Allada) میں جہاں ہم نے کیمپ لگایا اس کے بارہ میں چند ایک باتیں عرض کر دینی ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ شہر کافی بڑا ہے اور تقریباً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ نیز یہاں کے بادشاہ ایک سال قبل احمدی ہوئے اور پچھلے سال جلسہ سالانہ برطانیہ (2000ء) پر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات بھی کر چکے ہیں۔ بینن کے تمام دوسرے بادشاہ ان کے ماتحت کام کرتے ہیں کیونکہ اس ملک کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی Kingdom انہی کی ہے۔ انہوں نے ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے اس کیمپ کے متعلق وہاں کے لوکل ریڈیو اور اخبارات میں بہت پبلسٹی کی۔ اس وجہ سے مریض بڑی دور دور سے آئے۔

18 مئی کو صبح سات بجے ہماری ٹیم الاڈا پہنچی۔ ہمارا استقبال بڑے احسن طریق پر کیا گیا۔ تمام انتظامات King موصوف نے اپنے محل میں کئے اور بڑے ہی پیارے انداز سے۔ تقریباً آٹھ بجے دعا کے ساتھ کیمپ کا آغاز کیا گیا۔ ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی تمام دواؤں کا استعمال کیا گیا نیز ہومیوپیتھی کے متعلق لوگوں کو تعارف کروایا گیا۔ شام چھ بجے تک یہ کیمپ جاری رہا۔ 600 مریضوں کا چیک اپ کیا گیا اور دوائی دی گئی۔ تمام مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ اس کے علاوہ تمام مریضوں اور مہمانوں کو دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا جس کا تمام انتظام King موصوف کی طرف سے تھا۔

ہمارے اس کیمپ کا وزٹ کرنے کے لئے الاڈا کے "سوپر دفے" (جن کا عہدہ گورنر کے برابر ہوتا ہے) ہمراہ اپنی تمام کیبنٹ اور اعلیٰ پولیس افسران کے تشریف لائے۔ اس کے علاوہ اس علاقہ کی ہیلتھ سیکرٹری نے بھی اپنی ٹیم کے ساتھ تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی کی اور ہمیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ ان تمام مہمانوں نے اپنے تاثرات میں ہمارے اس کیمپ کی بہت تعریف کی اور بہت حیران ہوئے کہ آج کے دور میں بھی کوئی جماعت ایسی بے لوث خدمت کے کام کر رہی ہے۔ King موصوف کی ملکہ نے کہا کہ احمدیت تو ہمارے بینن میں معجزے کر کے دکھلا رہی ہے۔

اس کے علاوہ نماز جمعہ ہم سب نے کنگ موصوف کے محل میں ادا کی۔ یہ ان کے ذاتی محل میں پہلی نماز باجماعت تھی۔ نیز جمعہ کی ندا اس محل میں پہلی دفعہ دی گئی جو کہ مرکزی مربی مکرم انوار الحق صاحب نے دی۔

تمام ٹیم نے بڑی محنت اور توجہ سے اس کیمپ کو کامیاب بنایا۔ اسی کا اثر تھا کہ تمام لوگوں کا مجموعی تاثر یہ تھا کہ اس طرح کے کیمپ بار بار لگنے چاہئیں۔ شام چھ بجے کیمپ کا اختتام کیا گیا۔ بادشاہ موصوف نے اپنے الوداعی کلمات میں کہا کہ میں آپ سب لوگوں کا شکر گزار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میرے محل میں بار بار اس طرح کی رونقیں لگائی جائیں گی۔ نیز انہوں نے کہا کہ آج کا دن میرے محل کے لئے بابرکت دن ہے اور یہ احمدیت کا دن ہے۔ شام ساڑھے چھ بجے کنگ موصوف نے اپنی ملکہ کے ہمراہ ہمیں الوداع کیا اور ہم واپس Porto Novo آگئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کیمپ ہماری امیدوں سے بہت زیادہ کامیاب رہا۔ الاڈا کے علاقہ کے لئے اور بادشاہ موصوف کے لئے خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے کیونکہ ہم اس علاقہ کو دوسری نئی جماعتوں کے لئے ایک مثالی جماعت بنانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہاں مشن ہاؤس بھی قائم کر دیا گیا ہے اور ہمارے لوکل معلمین نے وہاں پوری توجہ سے کام شروع کر دیا ہے۔ جس طرح یہ جماعت بڑی ہے اسی طرح وہاں تربیت کا کام بھی بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں اپنے فضل سے اسی طرح غیر معمولی برکتیں عطا فرماتا رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3۔اگست 2001ء)

ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات مورخہ 13 مارچ 2001ء سے ایشیا کے لئے ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) پر شروع ہو چکی ہیں۔ موجودہ اینالاگ Analog سسٹم دسمبر 2001ء تک نئے سسٹم کے متوازی کام کرتا رہے گا۔

اس لئے اب احباب کے پاس نئے سسٹم میں جانے کے لئے تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ جلد از جلد اپنے اینالاگ سسٹم کو ڈیجیٹل سسٹم سے تبدیل فرمالیں۔ اور اگر ممکن ہو سکے تو جلسہ جرمنی (24 تا 26 اگست 2001ء) سے پہلے پہلے یہ تبدیلی کر لیں تو بہتر ریسپشن کے ساتھ Live جلسہ کا حظ اٹھا سکیں گے۔

ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

MTA International (Digital)

Sattelite: Asia Sat-2 100.5Deg.East.
LNB : C Band
Transponder: 1-A
Down Link Frequency.
36.60 GHz/3660MHz
Local Frequency: 05150
Polarity : Vertical
Symbolrate: 27500
PID : Auto
(for receivers having h facility of auto setting of PID)
PID setting if data is fed manually:
Video PID 0514 Audio PID 0652 PCR 8190
FEC: 3/4
Dish Size: 2 Meters /6-Feet (Solid)

جو احباب نیا سسٹم لگوانا چاہتے ہیں وہ ڈیجیٹل سسٹم ہی خریدیں۔ اور جو احباب اینالاگ سسٹم استعمال کر رہے ہیں ان کو صرف ڈیجیٹل ریسیور ہی خریدنا پڑے گا۔ جبکہ ڈش اور C-Band LNB اینالاگ سسٹم والی ہی کام آجائے گی۔

ایم ٹی اے پاکستان کے تجربہ کے مطابق Echostar DSB-1100 سیٹلائٹ ریسیور کافی بہتر ہے۔ تاہم احباب اپنی سہولت اور توفیق کے مطابق مقامی مارکیٹ اور اپنے الیکٹرانکس ڈیلر سے مشورہ کرنے کے بعد ریسیور خریدیں۔ سیٹلائٹ ریسیور کو ٹیون (Tune) کرنا قدرے مشکل ہے لیکن اس بارے میں جملہ معلومات ریسیور کے ساتھ ملنے والے مینوئل میں درج ہوتی ہیں۔ اگر اس کے باوجود بھی کوئی مسئلہ ہو تو جس ڈیلر سے ریسیور خریدا گیا ہے اس سے رابطہ کریں اگر پھر بھی کوئی مشکل پیش آئے تو ایم ٹی اے پاکستان کے دفتر سے رابطہ کریں یہ دفتر صبح 7-00 بجے سے رات 10-00 بجے تک کھلا رہتا ہے۔

ہمارے فون نمبر 212630 -212281 -04524 ہیں۔

ایشیا سیٹ 2 پر ایم ٹی اے کی نشریات 6 فٹ Solid اور آٹھ فٹ جالی کی ڈش پر بالکل صاف نظر آتی ہیں۔ جن احباب نے اپنی ڈش کی LNB سے اپنے ہمسایوں یا دوستوں کو کنکشن دیئے ہوئے ہیں اگر وہ C Band LNB استعمال کر رہے ہیں جس پر Polarizer نہیں لگا ہوا تو وہ بدستور کنکشن دے سکتے ہیں مگر ڈیجیٹل یا F-LNB استعمال کرنے والے احباب ڈیجیٹل ریسیور سے ایسا کنکشن نہ دے سکیں گے۔

اس بارے میں اگر مزید کوئی بات جاننا چاہتے ہوں تو براہ کرم بلا جھجک ایم ٹی اے پاکستان کے دفتر سے اوپر دیئے گئے فون نمبر پر رابطہ کریں۔

(سید عبدالحیٔ ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

☆☆☆☆☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جرمنی اور جلسہ سالانہ جرمنی 2000ء کی میٹھی یادیں

مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب

قسط دوم آخر

بیت الذکر وٹلش

کل رقبہ 2349 مربع میٹر ہے۔ عمارت میں تین ہال ہیں، ہر ہال میں 200 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ ایک دعوت الی اللہ روم ہے۔ چار دفاتر۔ ایک میٹنگ روم، ان کے علاوہ ایک کمرہ مہمانوں کے لئے۔ ایک کچن، تین باتھ روم، ایم ٹی اے اور اشاعت کے کمرے۔ علاوہ ازیں مربی صاحب کیلئے الگ اپارٹمنٹ اور ساری عمارت خدا کے فضل سے جدید ترین طرز کے عمدہ میٹریل سے تیار ہوئی ہے۔

محترم امیر صاحب نے بتایا کہ 9 جنوری 2000ء کو افتتاحی تقریب کا انعقاد ہوا۔ 250 دعوتی خط تقسیم کئے گئے۔ مگر حاضری 600 سے اوپر تھی۔ ان میں علاقہ بھر کے معززین شہر کے میئر اور دس دیگر میئرز کے علاوہ صوبائی اسمبلی کے ممبر۔ جج صاحبان، وکلاء، ڈاکٹرز اور دیگر مذاہب کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اور بہت سے سرکردہ لیڈروں کے تہنیتی پیغامات موصول ہوئے لیکن اہم ترین پیغام اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصول ہوا تھا۔ آنے والے مہمان اپنے رواج کے مطابق تحفہ کے طور پر پودے اور پھول وغیرہ ہمراہ لائے۔

صوبائی ریڈیو نے دس دفعہ مختلف اوقات میں اس کی خبریں نشر کیں اور افتتاح کی تفصیل اور تعمیر کے مختلف مراحل کے متعلق امیر صاحب جرمنی اور ریجنل امیر صاحب کے انٹرویو نشر کئے۔ ... مشہور اخبارات نے باتصویر خبریں شائع کیں۔ افتتاح کے بعد سے اس روز تک 43 سعید روحیں آغوش احمدیت میں سکون پا چکی تھیں اور یہ دن تھا 7 ستمبر کا دن جو ربع صدی پہلے کی تاریخ یاد دلا کر مسرت آگیں چٹکیاں لے رہا تھا۔

5 جون 2000ء کو ہمارے محبوب آقا یہاں تشریف لائے تو مہمانوں کی کتاب کو اپنی تحریر سے زینت بخشی۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ اس نے مجھے جماعت احمدیہ جرمنی کی اس خوبصورت (بیت) کے افتتاح کی توفیق عطاء فرمائی ہے۔ اللہ سب مخلصین کو جنہوں نے اس کی تعمیر میں جانی اور مالی قربانی کے ذریعہ حصہ لیا ہے دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازے۔ یہ (بیت) ہمیشہ اللہ کے لئے ہی وقف رہے اور غیر اللہ کی یہاں کبھی عبادت نہ کی جائے۔ آمین۔"

کولن کے علاقہ کی دیگر یادیں

کولن شہر میں ہم 6 ستمبر بروز بدھ پہنچے تھے اور اسی روز صبح فرینکفرٹ سے ہمارا واپسی کا سفر شروع ہوا تھا۔ کولن میں دیکھنے کی ایک غیر معمولی چیز دنیا کا سب سے بڑا گرجا گھر ہے جو ہر طرح سے ایک عجوبہ ہے۔

اس علاقہ کے شہر کوبلنز کی سیر بہت یادگار رہی۔ امیر حلقہ محترم منور احمد خالد صاحب نے وقت دیا اور قلعہ کی سیر کرائی۔ قلعہ کیا لاکھوں نفوس پر مشتمل سپاہ کی ایک محفوظ چھاؤنی تھی نیچے سے کئی سرنگیں نکل کر دریا تک لے جاتی ہیں جہاں کشتیاں کہیں سے کہیں لے جاسکتی ہیں۔ اوپر سے وہ جگہ دکھائی دیتی ہے جہاں ایک عظیم الشان یادگار تعمیر ہے۔ بہت بلند چبوترے پر بہت بڑا گھوڑا جس پر بابائے جرمنی سوار ہے۔ اس گھوڑے کی دم اتنی بڑی محسوس ہوئی جتنا وجود ایک عام گھوڑے کا ہوتا ہے۔ اس قلعہ سے ماضی قریب کی بے شمار داستانیں وابستہ ہیں۔

ایک شہر ووپرتال میں عجوبہ ترین دیکھی جو فضا میں چلتی ہے۔ چیئر لفٹ کی طرح کئی بوگیوں پر مشتمل باقاعدہ ٹرام۔ سٹیشن فضا میں اونچا جس تک لفٹ کے ذریعے پہنچتے ہیں پھر اگلے سٹیشن پر پہنچ کر اسی طرح لفٹ کے ذریعے زمین پر وقت بچانے اور جلد بروقت منزل تک پہنچنے کا یہ محفوظ ترین ذریعہ ہے۔ اسی شہر میں رات کا میلہ سجا ہوا تھا۔ معمولی خریداری بھی کی لیکن میلے کے سجے بازار اور جگہ جگہ گولڈن محرابیں بنی ہوئی بہت دیدہ زیب تھیں۔

کولن میں ترگڑی کے ایک دوست ملے انتہائی تپاک سے بہت عمدہ دعوت کی اور ہم میاں بیوی دونوں کو بہت سیر کرائی۔ بحری جہاز میں دریا کی سیر اور چیئر لفٹ میں فضا کی سیر بہت یادگار ہے۔ بہت ہی محبت بھرے لمحات ان کے ساتھ گزرے۔ سارے دوست محبت بھرے دلوں کے مالک ہیں۔ ریجنل امیر محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی رہائش بون میں تھی وہ بھی اپنے گھر لے گئے۔ اللہ سب کو اعلیٰ جزاء دے۔

ھائیڈل برگ کی یادیں

دریائے نیکر کے کنارے یہ شہر بہت خوبصورت ہے بلکہ خوبصورتیوں کا مجموعہ ہے۔ دریا کا کنارا بھی ہے بلند پہاڑ بھی۔ سرسبز میدان بھی اور بلند عمارات بھی تعلیمی ادارے بھی اور ثقافتی مرکز بھی۔

یہاں ایک ہزار سالہ پرانا عالیشان بادشاہوں کا قلعہ ہے۔ بادشاہوں کی تصویریں پینٹ ہوئی ہوئی ہیں۔ ایک بادشاہ کے قلعہ سے فرار کی کہانی میں پتھر کی سل پر پاؤں کے نشان دیکھے جو بلند عمارت سے چھلانگ لگانے سے پیدا ہو گئے تھے۔ اس قلعہ میں ایک بہت بڑا کنٹینر ڈھول کی شکل کا بنا ہوا نصب ہے۔ اس میں سوا دو لاکھ لیٹر شراب کی گنجائش ہے۔ سیڑھیاں اس کے اوپر پہنچاتی ہیں جہاں جشن کی صورت میں بادشاہ اور درباری بیٹھتے اور گانے بجانے کی محفلیں منعقد ہوتی تھیں۔ کہتے ہیں یہ دنیا کا سب سے بڑا کنٹینر ہے۔ قریب ہی ایک چھوٹا کنٹینر ہے جس میں صرف اسی ہزار لیٹر شراب آتی ہے۔

ھائیڈل برگ میں انتہائی حیرت انگیز چیز ایک ٹرام ہے جو زمین سے قریباً عمودی شکل میں اوپر کو جاتی ہے۔ چلتی بجلی سے ہے لیکن احتیاط کے طور پر انتہائی مضبوط آہنی رسوں سے باندھی گئی ہے۔ اس ٹرام کا نقشہ شاید سننے سے ذہن نہ سمجھ سکے مگر دیکھنے والا کبھی بھول نہیں سکتا۔ میرے لئے اس میں ناقابل فراموش لمحہ وہ تھا جب اوپر جاتی اس ٹرین میں ... نے نیچے کی طرف دیکھا۔ نیچے کیا تھا۔ ایک بے شمار گہرا سرنگ نما کنواں جو اس طرف لگے مکمل شیشے میں سے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ دیکھنے کے بعد میری نظریں تو اوپر کو اٹھ گئیں اور پورا دھیان بس اللہ کی طرف!!

یہاں کی سیر کرانے پھر بیز او عوت کا اہتمام ایک صاحب نے کیا تھا۔ ایک اور عزیز نے بھی اسی دریائے نیکر کے کنارے ایک اور مقام پر سیر کرائی اور مختلف تصویریں بنائیں جو دیکھ کر اب بھی وہی دلکش مقامات جذب کرنے لگتے ہیں اور آواز آتی ہے۔

جا ایں جا است

دار الحکومت برلن شہر کی یادیں

برلن کی سیر بہت یادگار ہے۔ یکم ستمبر 2000ء جمعہ کا دن تھا جو بیت القیوم میں ادا کیا گیا خطبہ خاکسار نے دیا پھر جرمنی جلسہ میں خاکسار کی تقریر "ذکر حبیب" ایم ٹی اے پر لگ گئی وہ سن کر گوجرانوالہ میں کلمہ مہم کے سلسلہ میں میرے دو عزیز ساتھی لے اڑے۔ ساڑھے پانچ سو کلومیٹر کا فاصلہ۔ مضبوط امریکن فور ویل ڈرائیو گاڑی اتنی رفتار سے کہ سپیڈو میٹر پر سوئی سارے ہندسوں کو پیچھے چھوڑ جاتی۔ ایک جگہ قصبے کا نام بورڈ پر آیا تو دلچسپی پیدا ہوئی۔ نام تھا سودا ملدا (SODA MILDA) بارش ہو رہی تھی اس لئے رات وہاں رک گئے۔

صبح سویرے چل کر برلن پہنچ گئے۔ بیت المالک میں ریجنل امیر صاحب اور متعدد مخلصین انتظار میں تھے۔ امیر صاحب نے بہت وقت دیا ساتھ ہو لئے اور بادشاہوں کا محل اور میوزیم۔ ہٹلر کی چانسلری دیگر عمارات۔ سڑکوں پر بلند و بالا پر شکوہ گیٹ۔ چوکوں پر تعمیر شدہ بلند یادگاریں۔ مگر سب سے بڑھ کر دیوار برلن اور اس کا ملبہ۔ دیوار برلن کے مختلف حصے محفوظ کر کے ایک الگ میوزیم بنایا گیا ہے۔ ایک ہال میں ہر وقت معلوماتی فلم دیوار برلن پر چلتی رہتی ہے۔ دیوار کے پار لکڑی کی مچان بھی اب میوزیم کا حصہ ہے۔ ادھر

دیکھیں تو جگہ جگہ صلیب گڑی نظر آتی ہے جو دراصل کسی نہ کسی قبر کی نشاندھی کرتی ہے۔ بے شمار لوگ دیوار عبور کرنے کی تگ ودو میں گولیوں کا نشانہ بنتے رہے۔ کافی دور تک ہم دیوار برلن کے زمین پر بنے نشان پر چلتے رہے۔

دیوار کا ایک حصہ اچھی طرح مرمت وغیرہ کر کے محفوظ رکھا گیا ہے۔ ایک حصہ کو زمانے کی دست برد کے حوالے کر دیا گیا ہے اور قدرتی طور پر جس حال میں ہونا چاہئے موجود ہے۔ اس کے کچھ ٹکڑے میں نے بھی سنبھال لئے۔ کہ اس کا گرنا بھی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم نشان ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیوار گرنے کے سلسلہ میں فرمایا:۔

"جب دیوار برلن گر رہی تھی اور ٹیلی وژن پر لوگ دیکھ رہے تھے اور عجیب عجیب رنگ میں خوشیوں کے اظہار کر رہے تھے اور جوش کا اظہار کر رہے تھے تو میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ ان کی خاطر دیوار برلن گرائی جا رہی ہے۔ میں جانتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر دیوار برلن گرائی جا رہی ہے اور اب دین حق کے ان ملکوں میں پھیلنے کے دن آ رہے ہیں اور وہ تیاریاں جو خدائی تقدیر نے ہم سے کرائی تھیں وہ رائیگاں نہیں جائیں گی۔ ان کو خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں مکمل فرمایا اور ایسے وقت میں مکمل فرمایا جبکہ دوسری طرف سے روکیں توڑنے کے سامان بھی تیار تھے اور جونہی ہم یہاں خدمت کے لئے تیار ہوئے خدا تعالیٰ نے وہ حائل روکیں ساری دور کرنی شروع کر دیں۔ یہ وہ زندہ خدا ہے جو احمدیت کا خدا ہے جس نے ہمیشہ احمدیت کی پشت پناہی فرمائی ہے اور ہر قدم پر ہماری مدد فرمائی ہے۔ کون دنیا کی طاقت ہے جو اس خدا کی محبت ہمارے دلوں سے نوچ کر پھینک سکتی ہے۔"

(الفضل 25 دسمبر 1989ء)

مجھے شوق تھا کہ کسی ایسے جرمن آدمی سے ملاقات ہو جس نے ہٹلر کو دیکھا ہو۔ آخر ایک بوڑھا جرمن اپنی ٹوکری لئے تنہا چلا آ رہا تھا۔ 88 سال عمر کے باوجود مجھ سے بہتر چل رہا تھا۔ یوز آستیا سے تعارف ہوا کہ وہ ریل کا سیکنڈ ڈرائیور تھا۔ اس نے ساتھ چل کر بتایا کہ اس نے اس سڑک پر ہٹلر کو پریڈ کرتے دیکھا ہے اور فلاں جگہ اسے تقریر کرتے سنا ہے۔ جب میں نے تاثر چاہا تو کہنے لگا کچھ نہ پوچھیں۔ میں نے نہ ویسی کبھی پریڈ دیکھی اور نہ ویسی کبھی تقریر سنی!!

عجیب و غریب چیزیں

برلن شہر دارالحکومت ہے۔ اس کی عجوبہ چیزوں میں دو گھڑیاں شامل ہیں ایک گھڑی تو انتہائی پر ہجوم بارونق مارکیٹ میں کوئی دس بارہ فٹ بلند تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے پیندے میں ایک بہت بڑا مٹکا ہے شیشے کا اس میں اتنا پانی آتا ہے جتنے سے 24 گھڑے اور 60 دیگچے بھر جائیں۔ انسانی جسم میں انتڑیوں کی طرح کا ایک نظام ہے جس میں خودکار طریق پر پانی رواں دواں ہے جتنے گھنٹے ہوئے ہوں اتنے گھڑے بھرے ہونگے اور اس سے اگلا گھڑا بھر رہا ہوگا۔ اسی طرح جتنے منٹ ہوں اتنے دیگچے بھر کر اگلا دیگچہ بھر رہا ہوگا اور نظر ڈالنے والا گھڑے اور دیگچے دیکھ کر وقت بتا دیتا ہے۔ یہ نظارہ کرنے والوں کا ہر وقت ہجوم لگا رہتا ہے۔ دوسری گھڑی شہر کے عین مرکزی علاقہ میں نصب ہے۔ یہ ایک بہت بڑے قطر کا گول ستون ہے جس پر گول چکر لگاتے بڑے بڑے چار کونے والے تختے نصب ہیں۔ ایک بیلٹ پر کوئی ڈیڑھ فٹ مربع کے تختے ہیں جن پر ایک سے 24 تک کے ہندسے لکھے ہیں پھر دوسری بیلٹ پر ایک سے 60 تک کے ہندسے اور نیچے دنیا کے تمام ممالک کے نام لکھے ہیں اور ایسا نظام ہے کہ آپ ملک کا نام پڑھ لیں اس کے اوپر گھنٹے کا نمبر اور منٹ کا نمبر پڑھ لیں۔ یہی اس ملک کا وقت ہوگا۔

ایک جگہ پانیوں کے اندر بانسوں کا طویل پل بنا ہوا ہے جو چلنے سے ہلتا ہے۔ اس پر سے چل کر پار پہنچیں تو ایک بہت بڑا ہوٹل ہے جس کی چھت دور سے دیکھیں تو لگتا ہے کہ ملکہ کے سر پر بڑی سجاوٹ سے ہیٹ رکھا ہوا ہے۔ ہمیں بتایا گیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آئے تھے اسی ہوٹل میں جمعہ کی نماز اور مجلس سوال و جواب ہوئی تھی۔

لیکن مقدس ترین جگہ اس شہر میں ہمارے لئے تو بیت المالک ہے ایئر پورٹ کے بالکل قریب اس لئے جو جہاز پرواز کرتا ہے گویا سلامی دیتا ہوا بیت المالک کے عین سامنے سے بلند ہوتا ہے۔ اس چھوٹے سے خانہ خدا کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹا کمرہ ہے غالباً 8x8 فٹ کا۔ اس میں بس ایک پلنگ ہے کونے میں ایک میز اور سامنے ایک کرسی۔ باتھ باہر الگ بنا ہوا ہے۔ سارے وسائل کے باوجود ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ اگر اس چھوٹے سے کمرے میں قیام فرما رہے تو کس لئے! صرف اور صرف خدا کیلئے!!

خلیفہ وقت خدا کی ایک قدرت ہے۔ خلافت سے وابستگی کی برکت اور خلافت سے کٹ جانے کی نحوست اور بے برکتی کیا ہے۔ برلن شہر میں خدا کے نام پر کوئی چار کنال انتہائی قیمتی جگہ پر ایک عبادت گاہ تعمیر شدہ ہے۔ بادشاہوں اور رؤساء کے تعاون سے بننے والے اس "خانہ خدا" کے ہم نے بہت چرچے سنے تھے کہ خدا کا عظیم نشان ہے اور وہ لوگ ایسا کہتے جو خلافت سے کٹ چکے تھے۔ آج تین ستمبر کو یہ جگہ میری آنکھوں کے سامنے تھی۔ سترہ سال سے مسلسل یہاں متعین ان کے محافظ بتا رہے تھے کہ سارے برلن میں وہ اکیلے ہیں اور خانہ خدا میں نماز جمعہ اور عیدین پڑھنے والے دوسرے لوگ عرب اور ترک وغیرہ ہم آتے ہیں اور جو کچھ وہ اس گھر میں رکھے گئے صندوق میں ڈال جاتے ہیں وہی سارے اخراجات پورے کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ جرمن حکومت کی اچھائی ہے کہ ناجائز قبضہ نہیں ہونے دیتی ورنہ اس محافظ صاحب کی کیا طاقت کہ ایک دن بھی اسے محفوظ رکھ سکیں۔ بہر حال یہ بے چارگی و بے بسی گواہی دے رہی تھی کہ خلافت کے بغیر کوئی برکت نہیں۔

جرمنی سے واپسی سفر

22 دن جرمنی میں گزار کر دامن میٹھی یادوں سے معمور لئے 10 ستمبر بروز اتوار رات 12:30 بجے بذریعہ بس لندن روانگی ہوئی۔ یہ دن جرمنی میں ہر طرح کی مسرتوں کے دن تھے۔ 9 ستمبر کو محترم امیر صاحب ہالینڈ لے گئے نون سپیٹ گئے وہاں مربی صاحب اور کچھ احباب منتظر تھے۔ خانہ خدا کے ساتھ مشن ہاؤس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش گاہ اور ایک مہمان خانہ ہے۔ ساتھ بہت وسیع جنگل ہے جس میں سیر کرنے اور سائیکلنگ کے لئے بہت سازگار فضا ہے۔ یہاں سے ہیگ مشن گئے بہت احباب ملے بڑا مزا آیا۔ سمندر کنارے گئے اور بہت دلچسپی کا موجب عالمی عدالت کا منظر دیکھا اور تصویریں بنائیں۔ خوشی کا موجب یہ امر تھا کہ اس عظیم عدالت کی صدارتی کرسی پر خدائے قادر نے یکے از رفقاء مسیح الزمان حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو بٹھایا۔ یہاں دوستوں اور عزیزوں سے مل کر رات واپس کولن آ گئے۔ اور اگلے دن بھرپور سیر کے بعد رات کو واپسی کا خوشگوار سفر بہت بڑی بس پر شروع ہوا۔ آرام دہ سیٹیں۔ اندر ہی واش روم کا انتظام اور ڈرائیور کے ساتھی مائیک پر بتاتے رہے کہ کہاں سے گزر رہے ہیں۔ بندرگاہ پہنچنے پر چیکنگ ہوئی اور بس پھر چل پڑی اور نہیں پتہ چلا کہ کس وقت بس ایک ٹرین کی بڑی بوگی میں تھی اور ایسی کئی بوگیاں مل کر لمبی ٹرین جس کے سامنے اور پیچھے کی طرف شفاف شیشے تھے جن میں جھانکنے سے حد نظر تک نظارہ تھا یا ویڈیو فلم کہ ریوائنڈ کر کے کمپیوٹر چلائے میٹھی یادوں کی ایک جنت ارضی کی خوشبو آئے!! اور یہ ذکر کرنا بھول ہی گیا کہ بے شمار بسوں کاروں کو اپنے پیٹ میں سنبھال کر ٹرین سمندر کی تہہ میں بنائی گئی میلوں لمبی سرنگ میں چلتے ہوئے ہمیں فرانس کی بندرگاہ سے انگلینڈ لے آئی اور یہ سرنگ کتنی چوڑی ہے اس کا اندازہ یوں کریں کہ اس میں جاری ریلوے کے چار ٹریک ہیں!!

روئے گل سیر ندیدم کہ بہار آخر شد

خواہشات

یورپی ممالک میں تحریک منہاج القرآن کے سیکرٹری جنرل زاہد فیاض سے انٹرویو کا ایک حصہ۔

س :- بیرون ملک خصوصاً یورپی ممالک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا بڑا چرچا رہتا ہے۔ آپ کے خیال میں ان کے کام اور طریقہ کار کا احوال کیا ہے؟

ج :- میری معلومات کے مطابق انگلینڈ کے بعد جرمنی میں قادیانیوں کا کام بہت زیادہ مضبوط ہے اور وہ کافی عرصے سے وہاں کام کر رہے ہیں۔ ان کے وہاں دفاتر بھی ہیں اور اپنا ٹی وی چینل بھی موجود ہے۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہماری تحریک نے گزشتہ چھ سات برسوں کے دوران ان کا بہت زیادہ توڑ کیا ہے اور ان کی اصل حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے کئی اہم رہنما بھی قادیانیت سے تائب ہو کر تحریک منہاج القرآن میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس وجہ سے جرمنی میں تحریک کے نام کی راہ میں قادیانیوں کی طرف سے بہت سی رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش ہوتی رہتی ہے لیکن ہمارے کارکنوں کے جذبے کے سامنے کوئی چیز سد راہ نہیں بن سکتی۔ بلکہ ہمارے کارکنوں کے جوش و جذبے کو اور زیادہ تقویت ملتی ہے۔

(روزنامہ پاکستان سنڈے میگزین 20 فروری 2000ء ص 9)

اخراج نہیں علاج کیجیے

عالمی ادارہ صحت نے اس سال "یوم صحت" کے لئے "Stop Exclusion Dare to Care" کا نعرہ دیا ہے کیوں کہ اس کا کہنا ہے کہ ....

☆ سائنس، علم الاخلاقیات اور دنیا کا کوئی بھی معاشرہ، اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ذہنی بیماروں کو الگ تھلگ کر دیا جائے۔ گھر میں رہنا ہر فرد کا حق ہے، جو کسی بھی صورت میں چھینا نہیں جا سکتا۔

☆ ذہنی مریض کے کسی بھی مشاہدے یا تجربے سے خائف نہ ہوں۔ ان امراض سے کوئی بھی، کسی بھی وقت متاثر ہو سکتا ہے۔

☆ مرض کی ابتدائی علامات کو نظر انداز مت کریں، یہ بڑا خطرہ بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔

☆ ذہنی امراض سے متعلق من گھڑت روایتی قصے کہانیوں، توہمات اور غلط اور بے بنیاد تصورات کا بہادری سے مقابلہ کریں۔

☆ مرض کی نوعیت کیسی ہی ہو وہ توجہ اور احتیاط کی متقاضی ہوتی ہے۔

(جنگ سنڈے میگزین 18 اپریل 2001ء)

☆☆☆☆

مالٹا میں پیغام حق کی اشاعت

مراکشی فیملی کے ذریعہ احمدیت کا پودا لگ گیا

منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ

مالٹا بحیرہ روم کا ایک ایسا ملک ہے جو تین جزائر مالٹا (Malta)، گوسو (Gozo)، اور کومینو (Comino) پر مشتمل ہے- سب سے بڑا جزیرہ مالٹا ہے- اس کی کل آبادی 377,177 ہے- اس ملک کا دارالحکومت والیٹا ہے- جب کہ دیگر شہروں میں Msida, St.Julian, Paola, Sliema, Gzira, اور Buggibba وغیرہ شامل ہیں-

ان شہروں کو دراصل محلے کہنا زیادہ مناسب ہوگا- کیونکہ مالٹا کا کل رقبہ اس قدر ہے کہ آپ کار پر صرف آدھے گھنٹے میں پورے مالٹا کی سیر کر سکتے ہیں- ملک کی معیشت کا دارومدار بڑی حد تک سیاحت پر ہے- پہنچتے ہی یوں محسوس ہوا کہ کراچی آگئے ہوں فرق صرف اتنا تھا کہ کراچی والا اژدھام موجود نہیں تھا- ورنہ وہاں کا موسم، مٹی کا رنگ اور مکانات بڑی حد تک مشابہ تھے-

ہمارا ہوٹل شہر (Buggiba) میں تھا- باہر نکلتے ہی ہر طرف سیاح نظر آئے- جب کہ مقامی باشندے بہت ہی کم نظر آتے ہیں-

مالٹا ان ممالک میں سے ہے جہاں اب تک جماعت احمدیہ کا قیام نہیں ہو سکا تھا- اور جہاں جماعت قائم کرنے کی ذمہ داری حضور انور کی طرف سے جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کی گئی تھی-

ایک ہفتہ کے دورہ کے دوران مراکشی فیملی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی اور اس طرح مالٹا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ان کو ثابت قدمی عطا فرمائے- آمین-

اس دورہ کے لئے مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی زیر ہدایت خاکسار اور مکرم برادرم ایاد عودہ صاحب پر مشتمل وفد تشکیل دیا گیا تھا- روانگی سے پیشتر مالٹا میں پیش آنے والے حالات سے آگاہی نہ ہونے کے برابر تھی- حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی جو درخواست بھیجی تھی- اسکا جواب روانگی سے قبل مل گیا تھا کہ حضور انور نے ہمارے لئے دعا کی ہے- اس سے دل کو ڈھارس ملی- خاکسار اور برادرم عودہ صاحب کے لئے بھی یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایک ایسے ملک میں دعوت الی اللہ کیلئے جائیں- جہاں پہلے سے کوئی احمدی موجود نہیں تھا بلکہ کسی بھی مقامی باشندہ کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعارف نہ تھا- خدا کے فضل سے ہم نے ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے نظارے دیکھے اور یہ محسوس کیا کہ حضور کی دعائیں قدم بہ قدم اور لحہ بہ لحہ ہمارے ساتھ ہیں-

ایک ہفتہ کے اس دورہ کے دوران مالٹا میں اکیس میٹنگز منعقد کرنے کا موقع ملا- یہ میٹنگز مالٹی، عرب، ترک اور نائیجیرین قومیتوں کے ساتھ ہوئیں- ان میٹنگز کے علاوہ انفرادی طور پر عربی و انگریزی لٹریچر تقسیم کیا گیا- اس ایک ہفتہ کے دوران ملک مالٹا کی تین مشہور لائبریریوں کو بھی جماعتی کتب کا ایک ایک سیٹ بطور تحفہ پیش کیا گیا-

اسی طرح یونیورسٹی آف مالٹا کی فیکلٹی آف تھیالوجی، اسلامک سینٹر، دارالسلام مسجد، لیبین سکول اور لیبین کلچرل سنٹر وغیرہ ادارہ جات میں جا کر زبانی اور کتب کی صورت میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی-

مالٹا پہنچتے ہی دعوت الی اللہ کا کام شروع کیا گیا- مختلف Leaflets اور کتب لے کر ہم نے مالٹا کے شہر Bugibba کی گلیوں میں اللہ کے نام اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کے پیغام کی منادی شروع کی- مالٹا کے مقامی لوگوں کو احمدیت کا امن اور سلامتی کا پیغام دیا- لیکن لوگ دین کا نام سن کر کتابچے لینے سے انکاری رہے- جس پر فیصلہ کیا گیا کہ انہیں تعارف کروا کے یہ پوچھا جائے کہ کیا وہ حضرت عیسیٰ کی زندگی کے بارے میں اور ان کی آمد ثانی کے بارے میں کچھ پڑھنا پسند کریں گے؟ یہ سوال کارگر ثابت ہوا اور مالٹا کے لوگوں نے دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے نہ صرف کتابچے بلکہ بڑی کتب بھی وصول کیں- مالٹا کی کل آبادی میں سے ننانوے فیصد رومن کیتھولک عیسائی ہیں- مقامی مالٹی زبان بڑی تعداد میں عربی الفاظ اور جملوں پر مشتمل ہے- رومن حروف میں لکھا جاتا ہے- لیکن پڑھتے یا سنتے وقت بہت سے الفاظ عربی زبان سے آئے ہوئے محسوس ہوتے ہیں- جیسا کہ گلی کو Triq (طریق) کہتے ہیں- گلیوں کے نام IL سے شروع ہوتے ہیں- جو کہ عربی کا الف لام معلوم ہوتا ہے- علاقوں اور گلیوں کے نام عیسائی Saints کے ناموں پر رکھے گئے ہیں-

مالٹا کے مقامی لوگ رومن کیتھولک ہیں اور اپنے مذہبی رجحانات میں سخت کٹر ہیں- کیتھولک عقائد کے علاوہ دوسرے عیسائی فرقوں کے بارے میں بھی ان کا رویہ متعصبانہ ہے-

جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دین کے بارے میں ان کا رویہ کتنا متعصبانہ ہو سکتا ہے- اس سلسلہ میں مالٹا کا پریس خاص طور پر متعصب کردار ادا کرتا ہے- مالٹا میں مقیم مسلمان، جن کی بڑی تعداد لیبئین مسلمانوں پر مشتمل ہے، بتاتے ہیں کہ جب بھی ان کو ذرا سی بات اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے ملے تو اس کو خوب اچھالا جاتا ہے-

مالٹا کا کثیر الاشاعت اخبار The Times of Malta سے وقت لیا گیا کہ وہ احمدیت کے پیغام پر مبنی خبر یا فیچر شامل اشاعت کریں- چنانچہ انہوں نے وقت تو دیا مگر جب ہم وہاں پہنچے تو انہوں نے ہماری بات سننے سے بھی انکار کر دیا- ان کے اس رویہ سے ہمیں بہت افسوس ہوا-

ایک اندازہ کے مطابق مالٹا میں دس سے بیس ہزار کے درمیان مسلمان مستقل طور پر سکونت پذیر ہیں- ایک بہت بڑی مسجد، لیبیا کی طرف سے شہر Paola میں بنائی گئی ہے- جس کے امام ایک فلسطینی ہیں- اس کے ساتھ ایک سکول بھی بنایا گیا ہے- اس کے علاوہ ایک اور سکول بھی لیبیا کی حکومت کی طرف سے بنایا گیا ہے- جس میں عربی طرز پر تعلیم دی جاتی ہے- سکول کی مدیرہ نے صاف صاف جواب دیا کہ ہم کسی قسم کی کتب وصول نہیں کر سکتے جو بھی کتب دینی ہیں وہ مسجد کے امام صاحب کو دیں اور ہم کسی قسم کی مذہبی گفتگو بھی نہیں کریں گے، وہ بھی آپ امام صاحب سے ہی کریں- بعد ازاں لیبیا کے کلچرل سنٹر میں بھی جانے کا موقع ملا- انہیں بھی کتب دیں- ہر دو جگہ سے یہی جواب ملا کہ ہم ذاتی حیثیت سے کتب لے لیتے ہیں لیکن لائبریری کے لئے کتب وصول نہیں کر سکتے-

مسجد کے امام ''شیخ سعدی'' صاحب نے کتب شکریہ کے ساتھ وصول کیں- جماعت کے بارے میں منفی رنگ کی سوچ رکھتے ہیں اور رویہ معاندانہ ہے-

اس مسجد کے علاوہ ایک اور چھوٹا سا نماز سینٹر شہر سلیمہ (Slima) میں موجود ہے- یہ ان نوجوان عربوں نے ایک دکان کی طرز کی جگہ میں بنایا ہے جو کسی حد تک لیبیئن حکومت کے خیالات سے متفق نہیں ہیں- یہ جگہ ایک مقامی عیسائی نے انہیں دو سال کے لئے مفت دی ہے- یہاں بھی ہم دعوت الی اللہ کے لئے گئے اور ابتدائی طور پر ان سے صرف تعارف پر اکتفا کیا اور بعد میں انہیں انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ حضرت امام مہدی کی آمد کی خوشخبری دی- ان میں سے ایک مراکشی نوجوان محمد علی صاحب ہماری دعوت پر ہوٹل میں آئے- ان کے ساتھ ان کا ایک شامی دوست تھا جو انجینئر ہے- ہر دو کے ساتھ طویل نشست ہوئی- الحمدللہ کہ ان کی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا-

پہلے پانچ دن بہت سے عربوں کو پیغام پہنچانے کا موقع ملا- جس کی وجہ سے امام صاحب مسجد کو غالباً بہت سے لوگوں نے جماعت اور آمد حضرت امام مہدی نیز وفات مسیح جیسے موضوعات پر سوالات کئے- بروز جمعہ ہم لوگ مسجد سے باہر لاؤڈ سپیکر پر امام صاحب کا خطبہ سننے گئے- گاڑی میں بیٹھے ہوئے آواز آرہی تھی- خطبہ اولیٰ میں آدھ گھنٹہ انہوں نے سچ بولنے اور جھوٹ کی شناخت پر خطبہ دیا- جب کہ خطبہ ثانیہ میں ہی جماعت کے خلاف جھوٹ کا انبار لگا دیا-

یہ مسجد قریباً چار ہزار لوگوں سے بھری ہوئی تھی- امام نے انہیں بتایا کہ آج کل جرمنی سے دو آدمی آئے ہوئے ہیں اور احمدیت کی اشاعت کر رہے ہیں- ان کی کتب زہر سے بھری ہوئی ہیں وغیرہ وغیرہ- ہم پانچ روز کی مسلسل کوشش سے بہت سے بھی کم عربوں کو پیغام پہنچا سکے تھے- امام صاحب نے ہزاروں لوگوں کو جماعت احمدیہ کے عقائد سے آگاہ کیا- ہمیں یہ علم ہوا کہ اکثر عرب جو مالٹا میں رہائش پذیر ہیں، وہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ اور جماعت احمدیہ کے نام سے بھی ناواقف ہیں- الحمدللہ کہ اس مخالفانہ بیان کا کم از کم یہ فائدہ ضرور ہوا کہ لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی آمد کی خبر ملی- اللہ تعالیٰ انہیں حق کی جستجو اور اسے پہچاننے کی توفیق دے آمین-

چار پانچ روز کی مسلسل کوشش کے باوجود ہمیں کوئی بیعت حاصل نہیں ہوئی- گلیوں میں دعوت الی اللہ کرتے کرتے ہمیں مراکش کے ایک نوجوان مع اہلیہ کے ملے- ان کو چند کتابچے دے کر ہوٹل میں مدعو کیا- اگلے دن خود ہوٹل آئے- انہیں تفصیل کے ساتھ حضرت امام مہدی کی آمد سے آگاہ کیا- وہ دلچسپی لے کر مزید کتب لے گئے- خاکسار نے رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص میری گود میں ایک نومولود بچہ ڈال کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا ہے- چند لمحوں کے بعد ایک اور بچہ میری گود میں ڈالا گیا ہے اور ڈالنے والا شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹی عطا فرمائی ہے- میں خواب میں ہی حیران ہوتا ہوں کہ اتنے تھوڑے سے وقفے سے دو بچے کیسے ہو سکتے ہیں- صبح بعد نماز فجر میں نے برادرم عودہ صاحب کو بتایا کہ میں نے یہ خواب دیکھی ہے- میرا خیال ہے کہ یہ جسمانی اولاد کی طرف نہیں بلکہ روحانی اولاد کی طرف اشارہ ہے- میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جانے سے پہلے دو احمدی عطا فرمائے گا- جو کہ ایک مرد اور ایک عورت ہوں گے- خاکسار مالٹا میں دعا ''رب لاتذرنی فرداً (-)'' کثرت سے کر رہا تھا اسی

دن ہم ہوٹل سے باہر گئے اور پروگرام لمبے عرصہ کیلئے باہر رہنے کا تھا۔ اچانک ہمیں کوئی کام یاد آیا جس کی وجہ سے خلاف توقع ہم ہوٹل میں آئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہی مراکشی نوجوان ہوٹل کے باہر دروازہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کہنے لگے کہ میں ڈیڑھ گھنٹہ سے آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ میں اپنے ساتھ اپنے ایک مالٹی عیسائی دوست کو لایا تھا تاکہ آپ اس کے چند سوالات کو جواب دیں لیکن وہ آپ کا انتظار کر کے چلا گیا ہے جب کہ میں نے تہیہ کیا تھا کہ جب تک آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ واپس نہیں جاؤں گا۔ انہیں دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ انہیں کمرے میں لے کے گئے۔ اور مزید دعوت الی اللہ کی۔

آنحضرت ﷺ کا حکم............ فبایعوہ...... انہیں سنایا۔ الحمد للہ کہ انہوں نے اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ کی طرف سے بیعت فارم پر کر دیا ہے۔ ان کی بیعت سے مالٹا میں حضرت مسیح موعود کے درخت وجود کی شاخیں پہنچ گئیں۔ گزشتہ خواب کی اس حسین تعبیر سے ہمارے ایمانوں کو بہت تقویت ملی۔ کہ کس طرح وہ فون کئے بغیر اور وقت طے کئے بغیر اتفاق سے ہوٹل آئے اور طویل انتظار کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہمارے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ ہوٹل میں تھوڑی دیر کے لئے جائیں۔ حالانکہ ہوٹل میں اس وقت جانا ہمارے پروگرام میں نہیں تھا۔ احباب کی خدمت میں ان کی ثابت قدمی، ازدیاد علم وایمان اور اخلاص میں ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔ بیعت کے بعد انہوں نے اظہار کیا کہ آپ آئندہ آئیں تو میرا گھر آپکی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ مالٹا میں اتفاق سے ایک پاکستانی سے ملاقات ہوئی۔ جو سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ ایک کنسٹرکشن کمپنی میں سپروائزر ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر مدعو کیا جہاں ان ہی کے ماتحت کام کرنے والے تین اور پاکستانیوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بعض کاموں میں مدد کی ہے اور مزید مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ آئندہ کسی دورے میں انہیں بھی پیغام حق پہنچانے کا ارادہ ہے۔

مالٹا کی ٹیلیفون ڈائریکٹری سے بہت سے مسلمانوں کے نام پڑھ کر انہیں فون کر کے ہوٹل آنے کی دعوت دی۔ ان میں سے ایک ہوٹل آئے اور انہیں پیغام پہنچایا۔ اسی طرح ایک عرب جن کا فون ڈائریکٹری سے لیا تھا۔ ریسٹورنٹ کے مالک ہیں۔ ان کے ریسٹورنٹ کو ڈھونڈ کر گئے۔ وہاں ایک مصری عرب سے طویل تبادلہ خیال کا موقعہ ملا۔ جسے کتب دی گئیں۔ اس عرب کے ذریعہ سے آگے بہت سے عربوں سے رابطہ ہوا۔

یونیورسٹی میں چند عربوں سے ملاقات ہوئی۔ جنہیں پیغام پہنچایا گیا۔ ان میں سے ایک فلسطینی ابو خالد کا نام قابل ذکر ہے۔ یہ فلسفہ میں ماسٹرز کر چکے ہیں۔ اب انٹرنیشنل ریلیشنز میں Ph.D کر رہے ہیں۔ ان سے بہت تفصیلی گفتگو کا موقع ملا۔ انہوں نے ہماری بہت مدد کی۔ ایک پورا دن بطور گائیڈ ہمارے ساتھ گزارا اور اہم جگہوں پر لے گئے۔ احباب کی خدمت میں ان کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ترکوں کے ریسٹورنٹس پر جا کر انہیں بھی پیغام پہنچایا۔ ایک ریسٹورنٹ کے مالک نے دلچسپی کا اظہار کیا اور انہی کے ریسٹورنٹ پر ان کے ایک مالٹی دوست کو دعوت الی اللہ کرنے کا موقع ملا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں یہ توفیق دی۔ اب بہت سے روابط موجود ہیں جو اگلے دورہ کے لئے جیاد کا کام دیں گے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مالٹا کے مقامی لوگوں میں سے بھی بیعتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 2001ء)

فلسطین

لاطینی زبان سے ماخوذ لفظ فلسطین کے معنی تنگ ساحلی پٹی کے ہیں۔ بشری تاریخ کے مختلف ادوار میں فلسطین کی سرحدیں بدلتی رہی ہیں۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان (تقریباً ایک ہزار سال قبل مسیح) کے عہد حکومت میں بحیرہ روم سے لے کر لبنان، سیریا اور دریائے فرات تک کے علاقے فلسطین میں شامل تھے۔ سلطنت روما کے دوران ملک شام (سیریا) کے جنوبی صوبہ کو فلسطین کہا جاتا تھا۔ پہلی جنگ عظیم سے پہلے عہد عثمانیہ میں بحیرہ روم سے لے کر ہاشفیلا (Hashafela)، جودا، سماریا صحرائے نجیب اور عقبہ کے علاقے فلسطین کے حصے تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد فلسطین کے نقشے میں زبردست تبدیلی آئی۔ مغربی طاقتوں نے 1916ء کے بالفور اعلان (Balfour Declaration) کے تحت ایک یہوذی ریاست کے قیام کو عملی جامہ پہنایا اور 14 مئی 1948ء کو حکومت اسرائیل وجود میں آئی۔ عرب ریاستوں نے اسرائیل کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ 1948ء کی جنگ کے بعد غزہ پٹی، نجیب، گیلیلی اور شمال مغربی یروشلم پر اسرائیل نے قبضہ کر کے اپنے رقبے کو دوگنا کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ 1949ء میں تقریباً سات لاکھ سے زیادہ فلسطینیوں کو اپنا وطن چھوڑ کر قرب وجوار کے عرب ملکوں میں مہاجرین کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ 1950ء میں اردن نے فلسطین کے دریائے اردن کے مغربی علاقہ پر اپنا قبضہ جما لیا۔ لیکن 1967ء کی جنگ میں دریائے اردن کے مغربی علاقے، صحرائے سینا (مصر) اور سیریا کے جولان کے پہاڑی علاقوں پر اسرائیل نے قبضہ جما لیا۔ 1973ء میں اسرائیل کی عربوں سے پھر جنگ ہوئی جس میں صحرائے سینا کا علاقہ تو مصر نے پھر سے حاصل کر لیا لیکن فلسطین کے بہت سے علاقے اسرائیل کا حصہ بن گئے۔ اسرائیل کے اس طرح غاصبانہ قبضہ کے تحت جنوب مغربی ایشیا میں تناؤ کی فضا پیدا ہوئی ہے۔ اسرائیل کی ضد اور زیادتی کے سبب فلسطین کے مسئلہ کا ابھی تک کوئی قابل قبول حل نہیں نکل سکا ہے۔ جب تک فلسطین کو دنیا کے ملک تسلیم نہ کر لیں اور اس کی مملکت کی حد بندی اور نشاندہی نہ ہو جائے تب تک اس کا رقبہ اور حدود اربعہ بیان کرنا مشکل ہے۔

فلسطین کی ارضی ساخت اور آب وہوا میں زبردست رنگا رنگی پائی جاتی ہے۔ جہاں ایک طرف بحرالمیت کے ساحلی علاقے سمندر سے تقریباً 400 میٹر نیچے ہیں وہیں صرف 23 کلو میٹر کی دوری پر یروشلم کے شمال میں واقع پہاڑی چوٹیوں کی بلندیاں سطح سمندر سے 829 میٹر اونچی ہیں۔ اس طرح صرف 23 کلو میٹر کے فاصلے پر ارضی خدوخال میں تقریباً 1228 میٹر کا فرق پایا جاتا ہے۔

فلسطین کی آب وہوا پر شمال سے جنوب کی طرف پھیلے ہوئے پہاڑی سلسلے اور بحیرہ روم کا گہرا اثر پڑا ہے۔ ساحلی علاقے کی آب وہوا بحیرہ روی، اور جنوب مشرقی علاقے کی آب وہوا گرم، ریگستانی اور وسطی پہاڑی بلندیوں کی آب وہوا معتدل ہے۔ سال بھر ہوا مغرب اور جنوب مغرب سے چلتی ہے جو گرمی کے مہینوں میں زیادہ گرم ہو کر باد سموم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ان گرم ہواؤں کو خمسین کہتے ہیں۔ یروشلم میں جولائی کا اوسط درجہ حرارت 23 ڈگری سینٹی گریڈ اور جنوری کا اوسط درجہ حرارت 9 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ یروشلم میں اوسط سالانہ بارش 55 سینٹی میٹر ہوتی ہے لیکن بیشتر بارش نومبر سے مارچ کے مہینوں میں ہوتی ہے۔ جون، جولائی، اگست اور ستمبر کے مہینوں میں بارش بالکل نہیں ہوتی ہے۔ کل بارش کا 72 فیصد حصہ دسمبر، جنوری اور فروری کے مہینوں میں مغرب سے آنے والے معتدل سیکلون سے ہوتا ہے۔

شمال سے جنوب کی طرف بہنے والا دریائے اردن فلسطین کا خاص دریا ہے۔ جس میں سال بھر پانی رہتا ہے۔ گیہوں، جو، مکا، چاول، کپاس، الفافا، چقندر، مونگ پھلی، تمباکو، تلہن اور سبزیوں کی فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ فلسطین میں ترش پھل بالخصوص سنترے، لیموں، زیتون، سیب، انجیر، انگور، خوبانی، بادام، اخروٹ وغیرہ اگائے جاتے ہیں۔ ماہی گیری، بھیڑ بکری، اونٹوں اور مرغیوں کو پالنا یہاں

باقی صفحہ 7 پر

تبصرہ

انسانی جواہرات کا خزینہ

مرتبہ: بشریٰ داؤد صاحبہ
ناشر: لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
پرنٹر: شاہد پرنٹنگ سروسز کراچی
صفحات: 64

زیر نظر کتاب لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی مطبوعات کے اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جو صد سالہ جشن تشکر کے حوالے سے شائع کی جا رہی ہیں۔ اس کتاب کا نمبر 61 ہے۔

یہ کتاب کراچی کی معروف احمدی مقرر خاتون محترمہ حور جہاں بشریٰ داؤد صاحبہ کی تحریر کردہ ہے جو ان کی وفات کے بعد منظر عام پر آئی ہے۔ محترمہ موصوفہ کسی تعارف کی محتاج نہیں سیرۃ رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ان کا خاص موضوع تھا۔ آپ نے اپنی تحقیق اور مطالعہ سے ثابت کیا کہ خدائی حکمت سے نسلاً بعد نسلٍ بہترین خوبیاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں منتقل ہو رہی تھیں۔ "انسانی جواہرات کا خزینہ" اسی تحقیق کا ثمر ہے۔ محترمہ بشریٰ مرحومہ کا احسان ہے کہ انہوں نے دریا کو کوزے میں بند کرتے ہوئے اخلاق حسنہ ہمارے سامنے پیش کر دیئے۔ اس کتاب کی اشاعت کا اگر یہ مقصد سامنے رکھا جائے کہ یہ اخلاق حسنہ ہم اپنے اندر بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں تو اس کتاب کی اہمیت اور افادیت کئی گنا بڑھ جائے گی۔ اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اس کتاب کے ذریعے سے اسوۂ رسول پر عمل کی توفیق عطا ہو۔

صدر لجنہ کراچی نے لکھا ہے کہ محترمہ امتہ الباری ناصر سیکرٹری اشاعت اور ان کی معاونات کے لئے دعا کی درخواست ہے جن کی محنت اور توجہ سے یہ کتاب مکمل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

(ی۔س۔ش)

اطلاعات و اعلانات

پرائمری سکول بیوت الحمد میں یوم آزادی کی تقریب

14-اگست کو یوم آزادی کی مناسبت سے پرائمری سکول' بیوت الحمد کالونی میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی -جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا-بعدازاں ایک کورس کی شکل میں سکول کے بچوں نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں-اور قومی ترانہ پیش کیا-وطن سے محبت (خلفاء جماعت کے ارشادات کی روشنی میں)اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی وطن کے لئے خدمات کے موضوع پر مختصر تقاریر ہوئیں- اس تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ حمیدہ طیبہ صاحبہ سابق ہیڈ مسٹرس اہلیہ محترم رانا عبدالرب صاحب تھیں- حاضری : 213 طلباء و طالبات اور 85 دیگر حاضرین-

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد منظور احمد خان ایاز اسلام آباد تحریر کرتے ہیں کہ ان کی بھتیجی عزیزہ فہمیدہ بیوہ شیخ مبشر احمد مورخہ 14 اگست 2001ء کو بعمر 52 سال کینسر کی طویل اذیت ناک بیماری کے بعد فوت ہوگئیں ان کا جنازہ مکرم مولانا حنیف احمد محمود مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھایا اور مقامی احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں تدفین ہوئی-مرحومہ نے اپنی یادگار تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں احباب سے مرحومہ کی مغفرت' بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست ہے-

اعلان داخلہ

پاکستان میرین اکیڈمی نے کیڈٹس کی بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں -ایسے طلباء جو کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا مساوی میں ہائر سیکنڈری سرٹیفکیٹ (پری انجینئرنگ)ہوں اور ان کی عمر یکم ستمبر 2001ء کو 20 سال سے زائد نہ ہو درخواست دے سکتے ہیں کورس کی تکمیل کے بعد B.Sc میں ٹائم سٹڈیز کی ڈگری یونیورسٹی آف کراچی سے دی جائے گی- درخواست دینے کی آخری تاریخ 21 ستمبر ہے-

PIA نے ایرو ناٹیکل کیڈٹس کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- درخواست دینے کے لئے امیدوار کا F.Sc' پری انجینئرنگ سے 70% نمبر حاصل کرنا ضروری ہے اور یکم ستمبر کو عمر 19 سال سے زائد نہ ہو- کامیاب امیدواروں کو PAF کالج آف ایرو ناٹیکل انجینئرنگ رسالپور میں 3 سال 6 ماہ پڑھنا ہوگا اور کورس کے اختتام پر B.Sc کی ڈگری دی جائے گی-

درخواست دینے کی آخری تاریخ 7 ستمبر ہے-

نکاح

عزیزہ مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم خادم حسین صاحب وڑائچ چک نمبر 35 جنوبی سرگودھا حال سوئٹزرلینڈ کا نکاح ہمراہ مکرم خالد حمید باجوہ صاحب حال جرمنی ولد مکرم حمید احمد باجوہ صاحب 30/11-L چیچہ وطنی ساہیوال بعوض مہر پچیس ہزار سوئس فرانک مورخہ 4 اگست 2001ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا-عزیزہ قرۃ العین مکرم سید محمد وڑائچ صاحب چک نمبر 35 جنوبی سرگودھا کی پوتی ہیں-احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

درخواست دعا

مکرم عبدالسلام عارف صاحب (مون لائٹ جنرل سٹور محسن مارکیٹ ربوہ) کے خسر مکرم منظور احمد خان صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں احباب سے کامل شفا کے لئے درخواست دعا ہے-

محترمہ امتہ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم میاں صلاح الدین صاحب سابق ڈرائیور پرائیویٹ سیکرٹری بائی پاس اپریشن کے لئے راولپنڈی میں ہیں- چند دنوں میں اپریشن متوقع ہے-اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم صوفی غلام رسول صاحب آف شہداد پور انجائنا کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں-کامل شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے-

نعمان احمد ابن حافظ محمد یقین صاحب خون کی کمی کی وجہ سے بیمار ہے-کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

بقیہ صفحہ 6

کے خاص کاروبار ہیں-

فلسطین میں قدرتی وسائل بالخصوص توانائی اور معدنیات کی کمی ہے- غزہ کے قریب ہلیزا کے مقام پر تیل کے کنویں ہیں اور زُہر کے مقام پر قدرتی گیس نکالی جاتی ہے- علاوہ ازیں فلسطین میں فاسفیٹ. برونائٹ پوٹاش. نمک .ریت اور گرینائٹ کے ذخائر موجود ہیں- سوتی کپڑے کے کارخانے. قالین. سیمنٹ .کیمیاوی کھاد. بجلی کی صنعت اور چمڑے کا سامان تیار کرنا فلسطین کی خاص صنعتیں ہیں-

فلسطین کے سب سے بڑے شہر یروشلم کی آبادی تقریباً ساڑھے چار لاکھ ہے- یہ تاریخی اور تمدنی اہمیت کا شہر یہودیوں کے قبضے میں ہے جس کو اسرائیل نے اپنا دار الخلافہ بنا رکھا ہے-

خبریں

ربوہ :23- اگست گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 21 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 24-اگست- غروب آفتاب :6-45
ہفتہ 25- اگست - طلوع فجر : 4-11
ہفتہ 25-اگست - طلوع آفتاب :5-37

جہادی تنظیموں کے خلاف گرینڈ آپریشن

سندھ پولیس اور سی آئی اے نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی غاصبانہ تسلط کے خلاف مصروف جہادی تنظیموں پر ''کریک ڈاؤن'' کر کے 300 سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا- گرینڈ آپریشن میں لشکر طیبہ' جیش محمد اور حرکت المجاہدین کے کارکنوں کو خصوصی طور پر نشانہ بنایا گیا-لشکر جھنگوی کے کارکن بھی پکڑے گئے ہیں- پولیس نے ان کے چندہ بکس اٹھا لئے اور سائن بورڈز بھی گرا دیئے- چندہ بکس رکھنے کے الزام میں بعض دکاندار بھی گرفتار کئے گئے- پولیس نے ان سے بڑی تعداد میں لٹریچر اور پمفلٹ وغیرہ اپنے قبضے میں لے لئے- گرفتار ہونے والوں کے خلاف صدارتی آرڈیننس کے تحت زیر دفعہ 11/E انسداد دہشت گردی ایکٹ مقدمہ درج کر لیا گیا ہے-

یاسر عرفات کا دورہ پاکستان

فلسطین کے صدر یاسر عرفات مختصر دورے پر وفاقی دارالحکومت اسلام آباد پہنچے جہاں انہوں نے صدر مملکت جنرل مشرف سے ملاقات کی- دفتر خارجہ کے ذرائع کے مطابق یاسر عرفات بیجنگ جاتے ہوئے ساڑھے تین گھنٹے پاکستان میں رکے- اس دوران انہوں نے صدر پاکستان کو فلسطین کی تازہ ترین صورتحال' اسرائیل کے بڑھتے ہوئے مظالم اور فلسطینی اتھارٹی کی جانب سے امن کوششوں سے آگاہ کیا

اسرائیل کو نکیل کیسے ڈالیں

قاہرہ میں عرب ملکوں کے وزراء خارجہ کا اجلاس شروع ہو گیا- اجلاس فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے طلب کیا تھا- اسرائیل نے فلسطینیوں پر تشدد اور ان کے قتل اور علاقوں کو میزائل اور راکٹوں کے حملے سے تباہ کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے- اجلاس میں پیدا شدہ صورتحال اور بین الاقوامی مبصرین کی تعیناتی کی امریکی مخالفت پر بھی غور کیا جائے گا

لوٹ مار کا دور ختم کر دیا

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ لوٹ مار کے سیاسی دور کو ختم کر کے غریبوں کی ترقی اور معیشت کو مضبوط بنانے کے لئے پاکستان میں نئے دور کا آغاز کر دیا گیا ہے- وہ رمک کے قریب سٹرا کے مقام پر چشمہ رائٹ بنک اریگیشن پراجیکٹ کے افتتاح کے بعد اجتماع سے خطاب کر رہے تھے- صدر نے کہا ناظمین اور کونسلرز نئے نظام کو کامیاب کریں اور الیکشن میں ہارے ہوئے امیدواروں کے گھروں میں جا کر ان کے جائز کام کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں-

سابق وزیر نثار علی خان رہا ہو گئے

سابق وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان کو رہا کر دیا گیا ہے- گورنمنٹ سروسز ہسپتال اسلام آباد کے وی آئی پی وارڈ جہاں چوہدری نثار علی خان زیر علاج ہیں سے فوج کا پہرہ اٹھا لیا گیا ہے- تاہم حالت بہتر نہ ہونے کے باعث وہ بدستور ہسپتال میں ہی داخل رہیں گے- چوہدری نثار علی پچھلے کئی ماہ سے بلڈ پریشر میں کمی کے عارضہ میں مبتلا ہیں- انہیں کئی بار علالت کے باعث گورنمنٹ سروسز ہسپتال اسلام آباد لایا گیا 12- اکتوبر 1999ء کے بعد چوہدری نثار علی کو ایک سال دس ماہ تک فیض آباد میں واقع ان کی رہائش گاہ پر نظر بند رکھا گیا تھا-

جہانگیر بدر کا ایک روزہ جسمانی ریمانڈ

احتساب عدالت نے کروڑوں روپے مالیت کے ناجائز اثاثے بنانے کے الزام میں گرفتار پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر کو ایک دن کے جسمانی ریمانڈ پر نیب کے حوالے کر دیا ہے-

آئینی ترامیم اور سیاسی جماعتوں میں رابطے

فوجی حکومت کی جانب سے چیک اینڈ بیلنس کے نام پر کی جانے والی مجوزہ آئینی ترامیم کی مزاحمت کے لئے تمام سیاسی جماعتوں کے درمیان رابطوں کا سلسلہ جاری ہے جن میں ایک دوسرے کو ان مجوزہ آئینی ترامیم کے حوالے سے اپنے تحفظات اور وفاقی پارلیمانی سسٹم کو درپیش خطرات کے بارے میں اعتماد میں لیا جا رہا ہے- ان رابطوں میں یہ طے پایا ہے کہ پہلے مرحلہ پر ان مجوزہ آئینی ترامیم کے خلاف پریس کے ذریعے ردعمل کا اظہار کیا جائے- دوسرے مرحلہ میں ان مجوزہ آئینی ترامیم کی مزاحمت کے لئے سیاسی مفاہمت کر کے عملاً جدوجہد کی جائے-

مظفر آباد میں بم دھماکہ 10 زخمی

مظفر آباد کے مصروف ترین علاقے مین بازار میں بم دھماکے سے دس افراد زخمی ہو گئے- جن میں شامل ایک بچی کی حالت نازک بتائی جاتی ہے- واقعہ کے بعد علاقے کو پولیس اور سیکیورٹی والوں نے گھیرے میں لے لیا- یہ دھماکہ ایک ریڑھی میں چھپائے گئے بم پھٹنے سے ہوا- یہ ریڑھی مہران ہوٹل کے سامنے سڑک پر کھڑی تھی-

کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی نقل و حرکت

کنٹرول لائن پر بھارتی افواج کی غیر معمولی نقل و حرکت میں اضافہ ہو گیا ہے- وادی نیلم کے مختلف علاقوں میں اضافی افواج جمع کی جا رہی ہیں- ٹتوال' کیرن اور نکرو کے علاقے میں فائرنگ اور گولہ باری کے واقعات ہوئے ہیں- ٹتوال سیکٹر میں بھارتی افواج کی طرف سے رات بھر مشین گنوں سے پاکستانی چوکیوں پر فائرنگ کی جاتی رہی-

ہر قسم کی کھانسی کے لیے مفید ترین دوا
کھانسی GHP-357/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں- قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

امریکی اخبار کی خبر غلط ہے

پاکستان نے وال سٹریٹ جرنل نامی ایک امریکی اخبار کی اس خبر کو غلط من گھڑت، شرانگیز اور بے بنیاد قرار دیا ہے جس میں یہ بے سروپا الزام عائد کیا گیا ہے کہ پاکستان نے ایران، عراق اور لیبیا کو ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم کی ہے۔ اس خبر کو بھارتی اخبارات نے خوب اچھالا ہے۔ وفاقی وزارت اطلاعات کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ ہم ایٹمی ٹیکنالوجی برآمد نہ کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔

پاکستان کی دوستی قربان نہیں کر سکتے

امریکہ نے کہا ہے کہ وہ بھارت سے دوستی اور قریبی تعلقات کے لئے پاکستان کو قربان نہیں کر سکتا اور اس کے ساتھ اپنے مفید دوستانہ تعلقات ختم نہیں کرے گا۔ امریکی محکمہ دفاع کے نائب وزیر ہیٹر روڈ کن نے کہا ہے ہم پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کی قدر کرتے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ بش انتظامیہ ان تعلقات کو نظر انداز کر دے گی۔

سینکڑوں مشیروں کی بھرتی

ویسے تو ابھی تک مشرف حکومت کی طرف سے کرپشن کا کوئی سیکنڈل منظر عام پر نہیں آیا لیکن وزارتوں میں اپنے پسندیدہ افراد کو مشیر رکھنے کا کام پورے زور شور سے جاری ہے

ضروری اطلاع

الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ 26 اگست بروز اتوار سے کھل رہی ہے تمام والدین سے گزارش ہے کہ وقت کی پابندی کریں اور بچوں کی غیر حاضری سے اجتناب کریں

پرنسپل الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ

جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت اور جلسہ کی کارروائی
ایم۔ٹی۔اے پر ملاحظہ فرمانے والے احباب کو

دلی مبارکباد

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

اثمار لاء ایسوسی ایٹس

4-لنک فرید کوٹ روڈ لاہور

فون نمبر 7350104-0300-8442326

مشیران انکم۔ ویلتھ۔ سیلز ٹیکس و کارپوریٹ لاز

ضرورت لیڈی ٹیچرز

کڈز وزڈم ہاؤس میں وسعت کے پیش نظر B.A /B.Sc اور F.A /F.Sc محنتی مخلص لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ انٹرویو کے لئے 25 اگست بروز ہفتہ صبح 10 بجے اپنی درخواست اور اسناد کے ہمراہ تشریف لاویں

پرنسپل کڈز وزڈم ہاؤس
دارالبرکات فون نمبر 212745

ایم موسیٰ اینڈ سنز

100 YEARS

ڈیلرز:- ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آئٹمز

27-نیلا گنبد لاہور فون 7244220

پروپرائٹرز- مظفر احمد ناگی- طاہر احمد ناگی

خوشخبری

اب خالص کھلا کینولا آئل سویابین آئل، سن فلاور آئل اور ذائقہ سے بھرپور کھلا اچار دستیاب ہے۔

رضوان سٹور دارالرحمت وسطی ربوہ فون 212307

پیشکش محمد ابراہیم اینڈ سنز

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

HERCULES
HR
GENUINE PARTS

آٹو پارٹس کی دنیا میں با اعتماد نام

ہرکولیس HERCULES

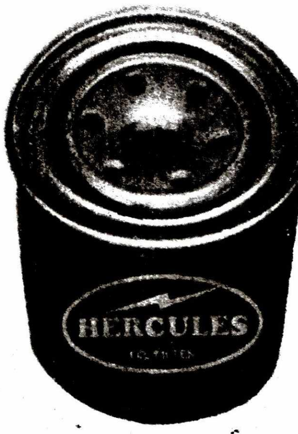

میاں بھائی

مینوفیکچرر

آئل فلٹر۔ بریک آئل

پٹہ کمانی۔ سلنسر بکس و سلنسر پائپ اور ربڑ پارٹس

طالب دعا

Mian Bhai

میاں عبداللطیف۔ میاں عبدالماجد

گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ۔ کوٹ شہاب الدین۔ جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور Ph: 042-7932514-5-6

Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk